ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

چشم و چراغ خاندان برکات

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ)

مصنف

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ناشر

برکاتی فاؤنڈیشن، کراچی

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

چشم و چراغِ خاندانِ برکات

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ناشر

برکاتی فاؤنڈیشن، کراچی

نام کتاب.....................چشم و چراغ خاندان برکات

مصنف.....................پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

کمپوزنگ.....................الختار پبلی کیشنز (شیخ زیشان احمد قادری)

صفحات.....................۲۴

تعداد.....................۱۲۰۰

سن اشاعت.....................جنوری ۲۰۰۱ء/شوال المکرّم ۱۴۲۱ھ

ناشر.....................برکاتی فاؤنڈیشن، کراچی

ملنے کے پتے

ضیاء الدین پبلی کیشنز، نزد شہید مسجد کھارادر کراچی

☆

مکتبہ غوثیہ، سبزی منڈی کراچی

☆

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، دار العلوم احسن البرکات، حیدر آباد (سندھ)

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجدد دین وملت، امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کی روشن حیات اور آپ کی گرانقدر خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں---آپ کی علمی خدمات سے عالم اسلام ہی نہیں سارا عالم فیضیاب ہو رہا ہے، ماضی قریب میں دور دور تک ایسی تابناک شخصیت نظر نہیں آتی----

آپ ۱۰ رشوال المکرم ۱۲۷۲ھ/۱۴ رجون ۱۸۵۶ء کو ہندوستان کے صوبہ اُتر پردیش کے مشہور شہر بریلی میں پیدا ہوئے(۱) اور ۲۵ رصفر المظفر ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء یوم جمعۃ المبارک کو اسی شہر میں وصال فرمایا ---آپ کے اجداد کرام افغانستان کے علاقہ قندھار کے مضافاتی قبیلے ''بڑیچ'' سے تعلق رکھتے تھے بعد میں ہندوستان کو اپنا مستقل مسکن بنالیا(۲)۔ والد ماجد مولانا محمد نقی علی خاں (م ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء) اور دادا مولانا محمد رضا علی خاں علیہما الرحمہ (م۔ ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء) اپنے زمانے کے بلند مرتبہ عالم ومصنف اور عارف کامل تھے----والد ماجد کی تصانیف کی تعداد تیس سے متجاوز ہے جن میں ''اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد''، ''البیان فی اسرار الارکان'' اور ''الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح'' قابل ذکر ہیں(۳)۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے والد ماجد کے علاوہ اپنے زمانے کے جلیل القدر علماء سے علوم نقلیہ وعقلیہ حاصل کئے - یہ بات مخالفین کی طرف سے غلط مشہور کی گئی ہے کہ انہوں نے دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کی، آپ ۱۲۸۶ھ/ ۱۸۶۹ء میں فارغ التحصیل ہو چکے تھے جبکہ اس وقت دارالعلوم دیوبند ایک چھتہ کے نیچے صرف تین چار برس ہی کا تھا، آپ کی ذات اقدس تو پورے دارالعلوم دیوبند پر بھاری ہے۔ عبدالستار ہمدانی نے اپنے تحقیقی رسالہ ''کہی ان کہی'' میں اس کے متعلق تاریخی شواہد پیش کیئے ہیں (۴)---- آپ نے مندرجہ ذیل علماء سے سند حدیث وفقہ حاصل کی----

۱..........السید احمد زینی دحلان الشافعی المکی (م ۱۲۹۹ھ/ ۱۸۸۱ء)
۲..........الشیخ عبدالرحمٰن سراج مفتی الاحناف مکی (م ۱۳۰۱ھ/ ۱۸۸۳ء)
۳..........الشیخ حسین بن صالح جمل اللیل مکی (م ۱۳۰۲ھ/ ۱۸۸۴ء) (۵)

اعلیٰ حضرت کا سلسلہ حدیث ان اکابر تک پہنچتا ہے----

۱..........حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ/ ۱۸۶۲ء)
۲..........مولانا عبدالعلی لکھنوی (م ۱۲۳۵ھ/ ۱۸۲۰ء)
۳..........شیخ عابد السندی المدنی (م ۱۲۵۷ھ/ ۱۸۴۱ء)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء میں محب رسول ﷺ مولانا عبدالقادر بدایونی کے ایماء پر حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی علیہ الرحمہ کی خدمت عالیہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ

حاضر ہوئے اور شرف بیعت حاصل کیا---حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی ابن حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے میاں قدس سرہ العزیز ۱۲۰۹ھ/۱۷۹۴ء میں مارہرہ شریف میں پیدا ہوئے اور ۱۲۹۸ھ/۱۸۸۰ء کو وہیں وصال فرمایا(۶) ابتدائی تعلیم خانقاہ برکاتیہ میں حاصل کرنے کے بعد علمائے فرنگی محل سے تکمیل علوم فرمائی۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے درس حدیث میں شریک ہوئے اور سلاسل حدیث اور سلاسل طریقت کی اسناد حاصل کیں(۷)، آپ اپنے زمانے کے جلیل القدر عالم و عارف تھے آپ کا روحانی فیضان عام تھا۔ آپ ان ارباب طریقت سے تھے جو اپنے مسترشدین و مریدین کو عبادت و ریاضت اور مجاہدہ کی سخت منازل سے گزارتے، پھر ان کے قلوب کا تزکیہ فرماتے اور اگر وہ مسند ارشاد و ہدایت کے اہل ہوتے تو اجازت و خلافت عطا فرماتے----

اعلیٰحضرت امام احمد رضا اور ان کے والد گرامی علیہما الرحمہ جب حاضر خدمت ہوئے تو بیعت کے ساتھ ہی اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا، آپ کے پوتے اور خلیفہ خاص حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری علیہ الرحمہ بھی اس وقت موجود تھے۔ عرض کیا کہ حضور آپ کے یہاں تو بڑی ریاضت و مجاہدہ کے بعد خلافت عطا کی جاتی ہے پھر ان کو ابھی کیسے عنایت کردی گئی----؟

حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی علیہ الرحمہ نے جو جواب ارشاد فرمایا اس سے جہاں ان کے مقام ولایت و معرفت کا پتہ چلتا ہے

وہیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے روحانی مرتبہ اور شیخ کامل کی نظر میں آپ کی عزت وعظمت کا بھی پتہ چلتا ہے، سید شاہ آل رسول علیہ الرحمہ نے فرمایا:

''اور لوگ میلا کچیلا زنگ آلود دل لے کر آتے ہیں اس کے تزکیہ کے لئے ریاضت ومجاہدہ کی ضرورت ہوتی ہے یہ مصفّٰی ومزکیٰ قلب لے کر آئے انہیں ریاضت و مجاہدہ کی کیا ضرورت تھی ؟ صرف اتصالِ نسبت کی حاجت تھی جو بیعت کے ساتھ ہی حاصل ہوگیا''----

پھر مزید فرمایا:

''مجھے بڑی فکر تھی کہ بروز حشر اگر احکم الحاکمین نے سوال فرمایا کہ آل رسول تو میرے لیئے کیا لایا ہے-! تو میں کیا پیش کروں گا مگر خدا کا شکر ہے کہ آج وہ فکر دور ہوگئی، اب میں اس وقت ''احمد رضا'' کو پیش کردونگا''--(۸)

حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی علیہ الرحمہ نے اپنے ولی عہد سید شاہ ابوالحسین احمد نوری علیہ الرحمہ (۱۲۵۵ھ---۱۳۲۴ھ) کو اس موقع پر ایک وصیت فرمائی جس سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی جملہ علوم وفنون میں مہارت کا پتہ چلتا ہے جبکہ اس وقت اعلیٰ حضرت کی عمر صرف ۲۲ ربرس تھی، آپ نے فرمایا:

''دیکھو اب ہماری اور ہمارے خاندان کے اکابر کی جو

کتابیں شائع ہوں ان دونوں عالموں (مولانا احمد رضا
اور مولانا عبدالقادر بدایونی) کو دکھائی جائیں اور یہ جیسے
اصلاح کریں قبول کی جائے پھر اشاعت ہو''---(۹).

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی شخصیت قرآن فہمی سے لے کر شعر گوئی تک تمام علوم وفنون ایک جہان نو لئے ہوئے ہے، چیف جسٹس فیڈرل شریعت کورٹ آف پاکستان جسٹس میاں محبوب احمد امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے علمی مقام ومرتبہ سے متعلق فرماتے ہیں:

''وہ مترجم کی حیثیت میں ہوں تو شعور و بیان اور اداؤ زبان کا ایک دبستان جدید نظر آتے ہیں۔ محدث کی حیثیت سے دیکھیں تو امام نودی، امام عسقلانی، امام قسطلانی اور امام سیوطی یاد آجاتے ہیں، فقہ میں امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے کرم توجہ سے کشکول فکر بھرے نظر آتے ہیں، علم کلام میں امام رضا ابومنصور ماتریدی اور اشاعرہ کے ائمہ وقت اور دقت نظر کا نمائندہ ہیں، منطق اور فلسفہ کا میدان بھی ان کی شہسواری فکر سے پامال ہے''----(۱۰)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ علوم دینیہ کے علاوہ علوم قدیمہ وجدیدہ پر بھی کامل دسترس رکھتے تھے آپ کے سائنسی افکار سے پروفیسر حاکم علی اور ڈاکٹر ضیاء الدین احمد جیسی نامور شخصیات نے اکتساب

کیا(۱۱)---- ردِ حرکتِ زمین پر آپ کے دلائل سے پاکستان کے عظیم ایٹمی سائنسداں ڈاکٹر عبدالقدیر خاں بھی بے حد متاثر نظر آتے ہیں (۱۲)----امام احمد رضا کی ذات ایک بحر زخار اور روشن آفتاب و ماھتاب ہے جس کی موجوں اور شعاؤں کا شمار کرنا ممکن نہیں---- جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے حقائق سے پردے اٹھتے چلے جارہے ہیں۔ آپکی تصنیفات، تالیفات، تعلیقات اور شروح وحواشی کی نامکمل فہرس علامہ محمد ظفر الدین رضوی، علامہ عبدالمبین نعمانی، عبدالستار ہمدانی، سید ریاست علی قادری اور راقم نے مرتب کی تھی جو پچاس سے زیادہ علوم وفنون میں لگ بھگ ایک ہزار ہیں---- آپ کی بعض کتب اس قدر اہمیت کی حامل ہیں کہ ان پر ایم فل اور پی-ایچ-ڈی کے مقالے لکھے جارہے ہیں (۱۳)---امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی علمی خدمات پر تقریباً ۲۵ جامعات میں ڈاکٹریٹ کے مقالے لکھے جارہے ہیں اور لکھے جا چکے ہیں جن کی تفصیل ''امام احمد رضا اور عالمی جامعات'' نامی کتاب میں فقیر پیش کر چکا ہے، اعلیٰ حضرت پر امریکہ، یورپ، ایشاء، افریقہ کے بعد اب عرب میں بھی علمی و تحقیقی کام شروع ہو چکا ہے---- جامعہ الازھر، قاھرہ میں ڈاکٹر سید حازم محفوظ مصری نے ایک کتاب ''الامام الاکبر المجدد محمد احمد رضا خاں و العالم العربی'' لکھی ہے جو ۱۹۹۸ء میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے شائع کردی ہے، اسی فاضل نے حدائق بخشش کا عربی منثور ترجمہ کیا ہے، عالم عرب کے مشہور فاضل ڈاکٹر حسین مجیب مصری نے جس کا منظوم ترجمہ

کیا ہے----(۱۳)

ہندوستان میں سب سے پہلے ڈاکٹر حسن رضا اعظمی نے پٹنہ یونیورسٹی سے اعلیٰ حضرت پر ڈاکٹریٹ کیا، پاکستان میں سب سے پہلے پروفیسر حافظ عبدالباری صدیقی نے سندھ یونیورسٹی سے اعلیٰ حضرت پر ڈاکٹریٹ کیا، امریکہ میں سب سے پہلے ڈاکٹر اوشا سانیال نے کولمبیا یونیورسٹی سے اعلیٰ حضرت پر ڈاکٹریٹ کیا، مصر میں سب سے پہلے مولانا مشتاق احمد شاہ نے ازہر یونیورسٹی سے اعلیٰ حضرت پر ایم فل کیا----اور اب مولانا ممتاز احمد سدیدی اسی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں ----مصر کی جامعۃ القاھرہ سے سید جلال الدین بھی امام احمد رضا پر ایم فل کا مقالہ لکھ رہے ہیں اور یہ خبر ہم سب کے لئے انتہائی مسرت انگیز ہے کہ محی الدین اسلامی یونیورسٹی (آزاد کشمیر) میں ''امام احمد رضا چیئر'' قائم کر دی گئی ہے----

اعلیٰ حضرت کی تصانیف میں ترجمہ قرآن ''کنزالایمان'' اور فتاویٰ ''العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ'' اپنی مثال آپ ہیں---- ''کنزالایمان'' پر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے کراچی یونیورسٹی سے پی-ایچ-ڈی بھی کیا ہے جبکہ صرف ''کنزالایمان'' کے حوالے سے تقریباً پچاس کتب و رسائل اور مقالات پاک و ہند میں شائع ہو چکے ہیں----حال ہی میں عالم اسلام کی عظیم یونیورسٹی ''جامعۃ الازھر'' کی طرف سے ''کنزالایمان'' کے اردو زبان میں سب سے بہترین اور مستند ترجمہ ہونے

کا تائیدی سر ٹیفکیٹ بھی جاری ہوا ہے (۱۱)----اس ترجمہ پر بعض مفسرین نے تفسیری حواشی اور تفاسیر لکھی ہیں(۱۲)----''کنزالایمان'' کا تقریباً ۵ار زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے، عنقریب فارسی زبان میں ترجمہ کا کام بھی شروع ہونے والا ہے----

''فتاویٰ رضویہ'' فقہ حنفی کا ایک عظیم انسائیکلو پیڈیا ہے جسے دیکھ کر علماء عجم ہی نہیں بلکہ فضلاء عرب بھی حیران رہ گئے، چنانچہ محمد بن سعود یونیورسٹی ریاض کے کلیۃ الشریعہ کے پروفیسر شیخ عبدالفتاح ابوغدہ نے فتاویٰ رضویہ کا ایک فتویٰ ملاحظہ فرمایا تو حیرانی کے عالم میں فرمایا:

''میں نے جلدی جلدی میں عربی، فتویٰ مطالعہ کیا، عبارت کی روانی اور کتاب وسنت واقوال سلف سے دلائل کے انبار دیکھ کر میں حیران وششدر رہ گیا اور اس ایک ہی فتویٰ کے مطالعہ کے بعد میں نے یہ رائے قائم کرلی کہ یہ شخص کوئی بڑا عالم اور اپنے وقت کا زبردست فقیہ ہے''----(۱۳)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی علمی خدمات پر اہل علم وفن کے تاثرات کے متعدد مجموعے اردو، انگریزی وغیرہ میں شائع ہو چکے ہیں آپ پر لکھے گئے مضامین ومقالات اور تحقیقی کام کی تفصیل الگ ہے ----اعلیٰ حضرت واحد ایسی شخصیت ہیں جن کی ذات کے حوالے سے تحقیقی کام کرنے کیلئے دنیا بھر میں افراد ہی نہیں ادارے فعال کردار ادا

کر رہے ہیں جن میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی، رضا اکیڈمی لاہور، مجلس رضا لاہور، رضا فاؤنڈیشن لاہور، رضا اکیڈمی ممبئی، انٹرنیشنل سنی رضوی سوسائیٹی ماریشس، رضا فاؤنڈیشن امریکہ، اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن بنگلہ دیش، رضا اکیڈمی برطانیہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

رضا فاؤنڈیشن لاہور نے علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی کی سرپرستی میں فتاوٰی رضویہ کی عربی و فارسی عبارات کے تراجم اور تخریج کا تاریخی کارنامہ سرانجام دیا، اس طرح اب تک فتاوٰی رضویہ کی ۸ر جلدیں، ۱۹ جلدوں میں شائع ہو چکی ہیں، توقع ہے کہ فتاوٰی رضویہ کی ۱۲ر جلدیں تقریباً ۲۵-۳۰/ جلدوں میں سمائیں گی۔

امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے فکر و خیال کے بہت سے پہلو ہیں مگر اس وقت ہم صرف ''کنز الایمان'' کے حوالے سے آپ کے علوم و فنون کا نظارہ کرانا چاہتے ہیں----

قرآن حکیم کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی----اور پھر باطن کا باطن ہے اور یہ سلسلہ لامتناہی ہے ظاہر بیں نگاہ اس گہرائی میں اتر سکتی ہی نہیں۔ ترجمہ کرتے وقت مترجم کی ایک ذہنی فضا ہوتی ہے، باکمال مترجم کی اس ذہنی فضا میں ستارے ڈھلتے ہیں۔ علم و دانش کی وسعت کے ساتھ ساتھ یہ فضا بھی وسیع ہوتی جاتی ہے ورنہ مترجم لغت میں اٹک کر رہ جاتا ہے بلکہ اس کے لئے مختلف المعانی لفظ کے لئے یہ تمیز کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے کہ کس معنی کا انتخاب کرے اور کن معانی کو چھوڑ دے----وہ ایک معنی کی

تنگ نائے میں گم ہو کر رہ جاتا ہے۔ ایسی محدود نظر رکھنے والا مترجم ہرگز قرآن جیسی عظیم کتاب کے ترجمے کا حق نہیں رکھتا----جس طرح نگینے جڑنے والا زیورات میں رنگ برنگے چھوٹے بڑے نگینے بٹھاتا چلا جاتا ہے ٹھیک اسی طرح باکمال مترجم الفاظ کے سامنے الفاظ بٹھاتا چلا جاتا ہے بلکہ کبھی کبھی تو الفاظ خود بخود بیٹھتے چلے جاتے ہیں----کنز الایمان کے مطالعہ سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے بے پناہ تدبر کا بھی اندازہ ہوتا ہے، وہ بخوبی جانتے ہیں کے عوام الناس کے سامنے کیا بات آنی چاہیے اور کیا بات نہیں آنی چاہیے----وہ ترجمہ کرتے وقت پڑھنے والوں کے دلوں کو سنبھالے رکھتے ہیں----اس خوبی کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا----

اردو کے مترجمین قرآن میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ اپنے تبحر علمی کی وجہ سے بے نظیر اور بے مثال معلوم ہوتے ہیں جس نے ان کا مطالعہ کیا ہے اور مختلف علوم وفنون اور مختلف زبانوں میں ان کی مطبوعات ومخطوطات اور شروح وحواشی دیکھے ہیں وہ اس امر کی تصدیق کرسکتا ہے----وہ ایک باخبر ہوشمند اور باادب مترجم تھے، ان کے ترجمے کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے آنکھیں بند کر کے ترجمہ نہیں کیا بلکہ وہ جب کسی آیت کا ترجمہ کرتے تھے تو پورا قرآن، مضامین قرآن اور متعلقات قرآن ان کے سامنے ہوتے تھے----آپ کے ترجمہ قرآن میں برسوں کے فکری کاوشیں پنہاں ہیں، مولیٰ تعالیٰ کا کرم ہے کہ وہ اپنے بندے کو ایسی نظر عطا فرمادے جس کے سامنے علم ودانش کی وسعتیں سمٹ کر

ایک نقطہ پر آ جائیں ، فی البدیہہ ترجمہ قرآن میں ایسی جامعیت کا پیدا ہو جانا عجائباتِ عالم میں سے ایک عجوبہ ہے، اس سے مترجم کی عظمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے---

کسی حسین کے کمالِ حسن کا اس وقت پتہ چلتا ہے جب کوئی اور حسین اس کے پہلو میں بٹھایا جائے----اردو کے تمام تراجم قرآن میں اعلیٰ حضرت کا ترجمہ نہایت ہی حسین معلوم ہوتا ہے مگر حیرت ہے کہ بعض لوگوں کو دوسرے ایسے تراجم حسین لگتے ہیں جن کو عقل سلیم تسلیم نہیں کرتی ----ہم اس حسین ترجمے کے ساتھ اردو کے دیگر تراجم کی بعض مثالیں پیش کررہے ہیں پھر آپ خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ حسن و رعنائی، ادب اور گہرائی و گیرائی کس ترجمہ میں ہے----

وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۗ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

(سورہ آل عمران - آیت ۵۴)

ترجمہ مولوی محمود حسن دیوبندی:-

''اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔''

ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری:-

''اور وہ (یعنی یہود قتل عیسیٰ کے بارے میں ایک) چال
چلے اور خدا بھی (عیسیٰ کو بچانے کے لئے) چال چلا اور
خدا خوب چال چلانے والا ہے۔''

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی:-

''اور ان لوگوں نے خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ نے خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ تعالیٰ سب تدبیریں کرنے والوں سے اچھے ہیں''

ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ:-

''اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے۔''

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ

(سورہ النساء ۱۴۲)

ترجمہ مولوی محمود حسن دیوبندی:-

''البتہ منافق دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دے گا۔''

ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری:-

''منافق ان چالوں سے اپنے نزدیک خدا کو دھوکا دیتے ہیں (یہ اس کو کیا دھوکا دینگے) اور وہ انہیں کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے''

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی:-

''بلاشبہ منافق لوگ چالبازی کرتے ہیں اللہ سے حالانکہ

اللہ تعالیٰ اس چال کی سزا ان کو دینے والے ہیں''

ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ:-

''بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا۔''

فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِكَ ط

(سورہ شوریٰ- آیت ۲۴)

ترجمہ مولوی محمود حسن دیوبندی:-

''سو اگر اللہ چاہے مُہر کر دے تیرے دل پر''

ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری:-

''اگر خدا چاہے تو اے محمد تمہارے دل پر مہر لگا دے''

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی:-

''سو خدا اگر چاہے تو آپ کے دل پر بند لگا دے''

ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ:-

''اور اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت و حفاظت کی مہر لگا دے''

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط

(سورہ محمد ۱۹)

ترجمہ مولوی محمود حسن دیو بندی:۔

''اور معافی مانگ اپنے گناہ کے واسطے اور ایمان دار
مردوں اور عورتوں کے لئے''

ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری:۔

''اور گناہوں کی معافی مانگو اور (اور) مومن مردوں اور
مومن عورتوں کے لئے بھی''

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی:۔

''اور آپ اپنی خطا کی معافی مانگتے رہئے اور سب
مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے بھی''

ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ:۔

''اور اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں
اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو''

اِنَّا فَتَحنَا لَكَ فَتحاً مُبِيناً o لِيَغْفِرَ لَكَ
اللّٰهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ

(سورہ الفتح، آیت ۱،۲)

ترجمہ مولوی محمود حسن دیو بندی:۔

''ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا کہ

معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے''

ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری:-

''(اے محمد) ہم نے تم کو فتح دی۔ فتح بھی صریح اور صاف تاکہ خدا تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے''

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی:-

''بیشک ہم نے آپ کو ایک کُھلم کُھلا فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمادے''

ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ:-

''بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے اَگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے''

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝

(سورہ الضحیٰ: آیت ۷)

ترجمہ مولوی محمود حسن دیوبندی:-

''اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ سمجھائی''

ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری:-

''اور رستے سے ناواقف دیکھا تو رستہ دکھایا''

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی:-

''اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو (شریعت سے) بے خبر پایا

سو (آپ کو شریعت کا) راستہ بتلا دیا''

ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ:-

''اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی''

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

(سورہ الکہف، آیت ۱۱۰)

ترجمہ مولوی محمود حسن دیوبندی:

''تو کہہ میں بھی ایک آدمی ہوں جیسے تم''

ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری:-

''کہہ دو کہ میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں''

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی:-

''اور آپ یوں بھی کہہ دیجئے کہ میں تو تم ہی جیسا بشر ہوں''

ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ:-

''تم فرماؤ ظاہری صورتِ بشری میں تو میں تم جیسا ہی ہوں''

وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی ٥

(سورہ طٰہٰ: آیت ۱۲۱)

ترجمہ مولوی محمود حسن دیوبندی:-

''اور حکم ٹالا آدم نے اپنے رب کا پھر راہ سے بہکا''

ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری:-

''اور آدم نے اپنے پروردگار کے حکم کے خلاف کیا تو
(وہ اپنے مطلوب سے) بے راہ ہو گئے''

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی:-

''اور آدم سے اپنے رب کا قصور ہو گیا سو غلطی میں پڑ گئے''

ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ:-

''اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی
تو جو مطلب چاہا تھا اس کی راہ نہ پائی''

قَالَ فَعَلْتُھَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ ٥

(سورۃ الشعراء ۲۰)

ترجمہ مولوی محمود حسن دیوبندی:-

''کہا کیا تو تھا میں نے وہ کام اور میں تھا چوکنے والا''

ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری:-

''(موسےٰ نے) کہا کہ (ہاں) وہ حرکت مجھ سے
ناگہاں سرزد ہوئی تھی اور میں خطا کاروں میں تھا''

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی:-

''موسیٰ نے جواب دیا کہ (واقعی) اس وقت وہ حرکت
میں کر بیٹھا تھا اور مجھ سے غلطی ہوگئی تھی''

ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ:-

''موسیٰ نے فرمایا، میں نے وہ کام کیا جب کہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی''

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا

(سورہ التحریم: آیت ۱۲)

ترجمہ مولوی محمود حسن دیوبندی:-

''اور مریم بیٹی عمران کی، جس نے روکے رکھا اپنی شہوت کی جگہ کو''

ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری:-

''اور (دوسری) عمران کی بیٹی مریم کی جنہوں نے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا''

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی:-

''(اور نیز مسلمانوں کی تسلّی کے لئے) عمران کی بیٹی
(حضرت) مریم (علیہا السلام) کا حال بیان کرتا ہے
جنہوں نے اپنے ناموس کو (حرام اور حلال دونوں
سے) محفوظ رکھا''

ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ:-

''اور عمران کی بیٹی مریم، جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی''

یہ چند نمونے پیش کیئے گئے ہیں، پورے قرآن پاک سے لئے جاتے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جاتی۔ ترجمہ کا جائزہ لیتے وقت اس حقیقت کو فراموش نہ کرنا چاہیئے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنے شاگرد و خلیفہ فاضل جلیل مولانا محمد امجد علی اعظمی کو فی البدیہہ یہ ترجمہ املا کرایا تھا، ان کے سامنے نہ سابقہ اردو تراجم تھے اور نہ متعلقہ کتابیں، ہاں وہ دماغ ضرور تھا جس کو دنیا کا عظیم علمی خزانہ کہا جائے تو بجا ہے۔ ترجمہ قرآن فی البدیہہ املا کرانے کے باوجود یہ ترجمہ ایسا گٹھا ہوا اور بندھا ہوا معلوم ہوتا ہے جیسے برسوں محنت کی ہو اور مہینوں نوک پلک درست کی ہو----الحمد للہ اس ترجمہ کے اصل متن کا مخطوطہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی کے کتب خانے میں محفوظ ہے، اس کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ترجمہ املا بھی اتنی سرعت سے کرایا گیا کہ تشریحی کلمات کے لئے قوسین لگانے کا وقت بھی میسر نہ آیا---یہ کام ناشرین کو کروانا چاہیے----

الغرض اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنے علم و فضل کی شعاعوں سے ہر شعبۂ زندگی کو منور کیا----وہ جب تک رہے عالم اسلام کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہے ---- انہوں نے علوم قرآنیہ میں راہ دکھائی(۱۸)----علوم قدیمہ میں راہ دکھائی(۱۹)----علوم جدیدہ میں راہ

دکھائی (۲۰)---- رد بدعات میں راہ دکھائی (۲۱)---- ادبیات میں راہ دکھائی (۲۲)---- سیاسیات میں راہ دکھائی (۲۳)---- وہ ایک عظیم رہنما تھے، زندگی بھر بھولے بھٹکوں کو راہ دکھاتے رہے---- انہوں نے مارہرہ شریف سے جو روشنی حاصل کی تھی سارے عالم میں اس کو پھیلاتے رہے اور دنیا کو روشن کرتے رہے---- وہ مارہرہ شریف کے پیارے دلارے تھے، اپنے مرشد کامل کے محبوب و مطلوب تھے---- آج بھی مرشد کا خاندان آپ کے خاندان کا قدرداں ہے، مولیٰ تعالیٰ محبت والفت کے ان روحانی رشتوں کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔ (آمین)---- اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے صاحبزادگان حجۃ الاسلام علامہ محمد حامد رضا خاں اور مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضا خاں علیہما الرحمہ بھی آفتاب و ماھتاب تھے اور عرب و عجم کے خلفاء نورٌ علیٰ نورٌ، ایک ایک پر کسی بھی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کیا جاسکتا ہے----

الحمدللہ محترم حاجی محمد رفیق برکاتی زید مجدہ کی مخلصانہ فرمائش پر مکرمی جناب حاجی محمد امین برکاتی زید عنایۃ کی صاحبزادی کی شادی کے مبارک موقعہ پر ۲۲ اور ۲۳ شوال المکرّم ۱۴۲۱ھ کی درمیانی شب یہ مقالہ قلمبند کیا گیا----

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
کراچی

۲۳ رشوال المکرّم ۱۴۲۱ھ
۱۹ رجنوری ۲۰۰۱ء

حواشی وحوالے

(۱) ملک العلماء مولانا ظفر الدین رضوی، حیات اعلیٰ حضرت، جلد اول مطبوعہ کراچی ۱۹۳۸ء ص ۱

(۲) ایضاً ص ۲ (نوٹ: بڑیچ قبیلے کی اکثریت آج کل کوئٹہ اور اس کے مضافات میں آباد ہے، حال ہی میں ان لوگوں نے "بڑیچ قومی اتحاد" نامی تنظیم بھی قائم کی ہے۔

(۳) مولوی رحمٰن علی، تذکرہ علماء ہند، مطبوعہ کراچی ص ۵۳۰ (نوٹ: مولانا شہاب الدین رضوی نے "تذکرہ مولانا نقی علی خاں" کے عنوان سے آپ کے حالات وعلمی خدمات کو جمع کی ہیں (لاہور اور بریلی سے شائع ہو چکی ہے)

(۴) ملاحظہ کریں، عبدالستار ہمدانی "کہی ان کہی" مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء

(۵) ابوالحسن علی ندوی "نزہۃ الخواطر، جلد ۸، مطبوعہ ۱۹۷۶ء ص ۳۸ (نوٹ: ان عرب علماء کے حالات ماہنامہ "معارف رضا" کراچی قسط وار شائع کر رہا ہے)

(۶) مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی، تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، مطبوعہ بنارس ۱۹۸۹ء ص ۳۶۸

(۷) مولانا محمود احمد قادری، تذکرہ علمائے اہل سنت، مطبوعہ کانپور ۱۹۷۱ء، ص ۲۱

(۸) علامہ محمد احمد مصباحی، امام احمد رضا اور تصوف، مطبوعہ مبارکپور ۱۹۸۸ء، ص ۱۰-۹

(۹) ایضاً ص ۱۰

(۱۰) مجلہ امام احمد رضا کانفرنس کراچی ۱۹۹۲ء، ص ۳۱

(۱۱) ملاحظہ کریں، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، امام احمد اور ڈاکٹر ضیاء الدین احمد "مطبوعہ حیدرآباد سندھ

(۱۲) مجلہ امام احمد رضا کانفرنس کراچی ۱۹۹۸ء، ص ۲۱

(۱۳) ملاحظہ کریں، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، "امام احمد رضا اور عالمی جامعات" مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء

(۱۴) ملاحظہ کریں، اقبال احمد اختر القادری، "امام احمد رضا اور جامعہ الازہر" مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء

(۱۵) ہفت روزہ "الدعوۃ" لیبیا، شمارہ ۲۶، ربیع الاول ۱۴۲۱ھ

(۱۶) سالنامہ "معارف رضا" کراچی ۱۹۹۹ء، ص ۱۰۰

(۱۷) مولانا محمد یٰسین اختر مصباحی، امام احمد رضا ارباب علم ودانش کی نظر میں، مطبوعہ کراچی ص ۱۸۳

(۱۸) ملاحظہ کریں، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری "کنز الایمان اور معروف تراجم قرآن" مطبوعہ کراچی ۱۹۹۹ء

(۱۹) ملاحظہ کریں، الکلمۃ الملہمہ فی حکمۃ المحکمہ، از: امام احمد رضا، مطبوعہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی

(۲۰) ملاحظہ کریں،

(الف) فوزِ مبین در ردِ حرکت زمین، از: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، مطبوعہ ادارہ سنی دنیا بریلی، انڈیا

(ب) معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین از: اعلیٰحضرت امام احمد رضا، مطبوعہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی

(ج) "کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم"، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، مطبوعہ، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی

(۲۱) ملاحظہ کریں، مولانا یٰسین اختر مصباحی، امام احمد رضا رد بدعات و منکرات، مطبوعہ لاہور۔

(۲۲) ملاحظہ کریں،

(الف) حدائق بخشش از: امام احمد رضا بریلوی، مطبوعہ، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی

(ب) شرح سلام رضا از: علامہ مفتی محمد خان قادری، مطبوعہ لاہور

(ج) "الحقائق فی الحدائق" از: علامہ فیض احمد اویسی، مطبوعہ، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی

(۲۳) ملاحظہ کریں،

(الف) دوام العیش" از: اعلیٰ حضرت، مطبوعہ مرکزی مجلس رضا لاہور

(ب) فاضل بریلوی اور ترک موالات از: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۱ء

(ج) "المحجۃ المؤتمنۃ" از: امام احمد رضا خاں، مشمولہ رسائل رضویہ، جلد دوم مطبوعہ لاہور ص ۷۵

(حروف سازی: المختار پبلی کیشنز کراچی، فون: ۷۷۲۵۱۵۰-۰۲۱)

خوشخبری

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کا ترجمہ قرآن کنزالایمان کا دیگر تراجم کے ساتھ تقابلی مطالعہ پیش کرنے پر ڈاکٹر مجید اللہ قادری کو ان کے تحقیقی مقالہ

کنزالایمان
اور معروف تراجم قرآن

پر کراچی یونیورسٹی نے Ph.d کی سند جاری کردی ہے' یہ تحقیقی مقالہ نہایت دیدہ زیب سرورق اور خوبصورت کتابت و طباعت کے ساتھ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی طرف سے منظر عام پر آچکا ہے۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل

۲۵ جاپان مینشن ریگل صدر کراچی